نوحہ

ہم اہلِ عزا کرب و بلا کیسے بھلا دیں
وہ پیاس وہ خنجر وہ گلا کیسے بھلا دیں

وہ مشک و علم لے کے جو دریا پہ گیا تھا
جو فاتحِ دریا تھا مگر پیاسا رہا تھا
عباسؑ دلاور کی وفا کیسے بھلا دیں

قاسمؑ کے وہ ہاتھوں پہ لگی خون کی مہندی
میدان میں پامال وہ فرواؑ کی کمائی
اِس کرب کو ہم اہلِ عزا کیسے بھلا دیں

وہ خون میں ڈوبا ہوا اصغرؑ کا سراپا
سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ تبسم کا ابھرنا
چھ ماہ کے بچے کا گلا کیسے بھلا دیں

وہ اکبرِؑ ذیشان کی بھرپور جوانی
چہرے پہ وہ اُجڑی ہوئی لیلیٰؑ کی کہانی
وہ ماں کی جگر سوز صدا کیسے بھلا دیں

وہ خشک گلا شاہؑ کا وہ شمر کا خنجر 148
تیروں کے مصلے پہ عبادت کا وہ منظر
اِس سجدہ آخر کی ادا کیسے بھلا دیں

وہ دھوپ وہ مقتل وہ تمازت وہ بیاباں
ایسے میں وہ بے گور و کفن لاشہِ عریاں
مظلوم کے لاشے کو بھلا کیسے بھلا دیں

وہ خوف کے ماحول میں سہمے ہوئے بچے
وہ شمر کے رخسارِ سکینہؑ پہ طمانچے
اُن سارے یتیموں کی صدا کیسے بھلا دیں

وہ شام کا ہنگام وہ شبیرؑ کی خواہر
سر ننگے جو خیمے سے نکل آئی تھی باہر
چھینی ہوئی زینبؑ کی ردا کیسے بھلا دیں

ہائے وہ جو بیمار تھا وہ عابدِ مضطرؑ
چالیس برس رویا تھا الشام جو کہہ کر
سجادؑ کا یہ درد بھلا کیسے بھلا دیں

وہ تخت پہ بیٹھا ہوا ملعون ستمگر
اور اہلِ حرم سامنے بے مقنع و چادر
دربارِ یزیدی کی فضا کیسے بھلا دیں

وہ شام کے زنداں میں سکینہؑ کا تڑپنا
گھٹ گھٹ کے اُسی قید میں دَم توڑنا اُس کا
اُس قیدی یتیمہ کو بھلا کیسے بھلا دیں

یہ فرشِ عزا عرشِ صداقت ہے مصدق
یہ زینبؑ مضطر کی امانت ہے مصدق
ہم زینبِؑ مضطر کی عطا کیسے بھلا دیں